ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.8. No.2.2025

غیر مسلم سیرت نگاروں کے ادب سیرت کا اطلاقی مطالعہ

AN APPLIED STUDY OF THE LITERARY BIOGRAPHY OF NON-MUSLIM BIOGRAPHERS

Dr. Abdul Rahman
A. Lecturer Department of Islamic Studies
University of Gujrat, Gujrat Pakistan
Email: Onlyimran210@gmail.com
Dr. Khubaib ur Rehman
Lecturer. Department of Islamic Studies
Government Allama Iqbal Graduate College, Paris Road Sialkot
Email: Khubaibrehman223@gmail.com

ABSTRACT:
The majority of non-Muslim biographers are those who have maintained a hostile attitude towards the Prophet Muhammad (peace be upon him), this kind of attitude began when he received the prophethood. It was only after receiving the prophethood that the Prophet Muhammad (peace be upon him) had to face opposition and persecution. The persecution was so great that even plans were made to kill the Prophet Muhammad (peace be upon him), but Allah, the Almighty, thwarted every plan of his enemies during the Meccan and Medinan periods and protected him in every way. After the Prophet Muhammad (peace be upon him) left this world, the Jews and Christians adopted the same previous attitude to extinguish their fire. The Prophet of Islam was not present, but such thoughts and ideas were expressed regarding his personality that have no truth. The pioneer of these oppositions is John of Damascus, who tried to distort the character of the Prophet Muhammad (PBUH). The titles of his biography that he objected to are the most beloved titles of non-Muslim biographers. After him, the style of Theosophists, Abdul Masih ibn Ishaq al-Kindi, San Pardo Pascal, Dante, Shakespeare, Father Alexander D. etc. was also hostile. Until the time of the Crusades, the attitude of non-Muslims towards the Prophet of Islam was very harsh. When non-Muslims were defeated in the military arena, they emphasized on dealing with Islam in different ways. Now most of the emphasis was given on practical and intellectual grounds. Different areas of Islam should be studied and criticized. This is the reason why these people did not leave any aspect of Islam, for this they gained access to the Arabic language, then they translated Arabic books into their own languages, then they made it very popular in the world, this is also a characteristic of these periods, fabricated events of the past, fictitious stories were denied. There were still those who were biased, but the non-biased group increased after this period, that is, the Crusades. These people changed the color of their writings, but there were also those among them who could not remain biased, racial and religious prejudice was also deeply embedded in them. In this chapter, the style of writing of biographies of non-Muslims and famous non-Muslim historians have been mentioned, who have worked on the biography of the Prophet Muhammad (peace be upon him) in one way or another.

KEYWORDS:*Prophet of Islam,Non-Muslim Biographers, Crusades,Characters, Languages*

غیر مسلم سیرت نگاروں کی اکثریت ایسی ہے جنھوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مخالفانہ رویہ رکھا، اس قسم کے رویہ کی ابتدا اس وقت ہوئی جب آپ ﷺ کو نبوت ملی۔ نبوت ملنے کے بعد ہی نبی اکرم ﷺ کو مخالفتوں اور اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اذیتیں اس قدر تھیں کہ نبی اکرم ﷺ کو مارنے تک کی منصوبہ بندی کی گئی، لیکن اللہ رب العزت نے مکی اور مدنی دور میں جو آپ کے دشمن تھے ان کی ہر چال کو ناکام بنایا اور ہر لحاظ سے آپ ﷺ کی حفاظت کی گئی۔ نبی اکرم ﷺ کے اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد یہود و نصاریٰ نے اپنی آگ کو بجھانے کے لیے وہی سابقہ رویہ اپنایا، پیغمبر اسلام تو موجود نہ تھے لیکن ان کی ذات کے حوالہ سے ایسی سوچ و فکر کا اظہار کیا گیا جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ ان مخالفتوں کا جو سرخیل ہے وہ یوحنا دمشقی ہے اس نے

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

آپ ﷺ کے کردار کو مسخ کرنے کی کوشش کی، اس نے سیرت کے جن عناوین پر اعتراضات کیے وہ غیر مسلم سیرت نگاروں کے محبوب ترین عناوین ہیں، اس کے بعد تھیوسوفین، عبدالمسیح بن اسحاق کندی، سان پارڈوپاسکل، دانتے، شیکسپئر، پادری الگسزینڈر۔ ڈی وغیرہ وغیرہ کا انداز بھی مخاصمانہ تھا۔ صلیبی جنگوں کے دور تک غیر مسلموں کا رویہ پیغمبر اسلام کے حوالہ سے بہت سخت تھا۔ غیر مسلموں کو جب عسکری میدانوں میں شکست فاش ہوئی تو انھوں نے اسلام کے ساتھ مختلف طریقوں سے نمٹنے پر زور دیا۔ اب زیادہ تر زور عملی اور فکری بنیادوں پر دیا گیا۔ اسلام کے مختلف شعبوں کا مطالعہ کیا جائے اور ان کو تنقید کا نشانہ بنایا جائے۔ یہی وجہ ہے ان لوگوں نے اسلام کے کسی بھی پہلو کو نہیں چھوڑا، اس کے لیے عربی زبان پر دسترس حاصل کی گئی، پھر اپنی زبانوں میں عربی کتب سے تراجم کیے گئے، پھر اسے دنیا میں خوب عام کیا، انہی ادوار کی یہ خصوصیت بھی ہے ماضی کے من گھڑت واقعات، فرضی قصے کہانیاں ان کی نفی کی گئی۔ اب بھی وہ لوگ موجود تھے جو متعصب تھے لیکن غیر متعصب گروہ کا اس دور یعنی صلیبی جنگوں کے بعد اضافہ ہوا۔ ان لوگوں نے اپنی تحریروں کا رنگ بدلا لیکن ان میں سے بھی ایسے تھے جو جانبدار نہ رہ سکے، نسلی و دینی تعصب ان میں بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، اس باب میں غیر مسلموں کی سیرت نگاری کا اندازِ تحریر اور مشہور غیر مسلم مؤرخین کا ذکر کیا گیا ہے، جنھوں نے کسی نہ کسی انداز میں نبی اکرم ﷺ کی سیرت پر کام کیا ہے۔

پیغمبرِ اسلام سے غیر مسلموں کا مکی دور میں مخالفانہ رویہ

مکی دور میں پیغمبرِ اسلام اور ان کے ماننے والوں کو بہت ساری تکلیفیں پہنچائی گئیں۔ آنحضرت ﷺ کو کبھی ساحر کہا گیا، کبھی مجنون اور کبھی جادوگر۔ آپ ﷺ کے راستے میں کانٹے بھی بچھائے گئے، گھر کے دروازے پر کوڑا بھی پھینکا گیا۔[1]

یہاں تک کہ آپ ﷺ کو قتل کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔ اس بات کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے:

عروہ بن زبیر کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمرو سے مشرکین کے رویے کے بارے میں سوال کیا، بیان فرماتے ہیں:

سألت عبد الله بن عمرو عن اشد ما منع المشركون برسول اللهﷺ قال رأيت عقبة بن ابي معيط جاء الى النبيﷺ وهو يصلي فوضع رداءه في عنقه فخنقه به خنقا شديدا فجاء ابو بكر حتى دفعه عنه فقال اتقتلون رجلا أن يقول ربي الله وقد جاءكم بالبينات من ربكم [2]

"میں نے عبداللہ بن عمرو سے مشرکینِ مکہ کی سب سے بڑی ظالمانہ حرکت کے بارے میں پوچھا جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کی تھی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ عقبہ بن ابی معیط آنحضرت ﷺ کے پاس آیا آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، اس نے اپنی چادر آپ ﷺ کی گردن مبارک میں ڈالی اور اس کو شدت سے کھینچا۔ اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور اس کو دفع کیا اور کہا کیا تم ایک ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور وہ تمہارے پاس اپنے پروردگار کی طرف سے واضح دلیلیں بھی لے کر آیا ہے۔"

بلکہ ایک مرتبہ تو کفار نے نبی اکرم ﷺ کی پشت مبارک پر حالتِ نماز میں اونٹ کی اوجھڑی بھی ڈال دی تھی، یہ کام کرنے کے بعد کفار ہنسی کے مارے لوٹے جاتے تھے اور ایک دوسرے پر گرے جاتے تھے۔[3]

مکی دور میں غیر مسلموں کا آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کے ساتھ انتہائی نازیبا رویہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ انہی بدترین رویوں کی وجہ سے آپ ﷺ نے اللہ رب العزت کے حکم سے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

پیغمبرِ اسلام سے مدنی دور میں غیر مسلموں کا مخالفانہ رویہ

مکہ میں تو صرف مشرکینِ مکہ سے خطرہ تھا، جبکہ مدینہ میں پیغمبرِ اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کی تعداد میں اضافہ ہو چکا تھا۔ یہاں پر آپ ﷺ کا سب سے بڑا دشمن یہود تھا اور ان یہودیوں کے ساتھ مدینہ کے منافقین اور مکہ کے مشرک بھی مل چکے تھے۔ انہوں نے بھی نبی اکرم ﷺ کو

---

[1] منصور پوری، قاضی محمد سلیمان سلمان، رحمۃ للعالمین، دارالاشاعت اردو بازار کراچی-پاکستان، طبعہ اول، ذوالحجہ 1411ھ، ج1، ص62، 61

[2] البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذ اخلیلا، طوق النجاۃ، بیروت لبنان، الطبعۃ الاولی، 1422ھ، ح3678، ج5، ص10

[3] صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب اذا القی علی ظھر المصلی قذر أوجیفۃ لم تفسد علیہ صلاتہ، ح240، ج1، ص57

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ذہنی اور جسمانی اذیت دینے میں کوئی کمی نہ چھوڑی تھی۔ یہود کے حوالے سے سورۃ البقرہ میں بالخصوص ذکر کیا گیا ہے کہ کس طرح اللہ رب العزت نے ان کو بے پناہ نعمتوں سے نوازا اور انہوں نے کس طرح ان نعمتوں کی ناشکری کی جبکہ ان کو اللہ نے ڈھیل بھی دے رکھی تھی۔ مگر یہ قوم پھر بھی باز نہ آئی۔ جس طرح اس قوم نے مختلف ادوار میں آنے والے انبیاء کرام کو تکالیف پہنچائیں اسی طرح انہوں نے آخری نبی ﷺ کو بھی بہت اذیتیں دیں۔

وہ پیغمبرِ اسلام کو اپنی زبانوں سے کس طرح اذیت پہنچاتے اس کی مثال قرآنِ پاک کی اس آیت میں بیان کی گئی ہے:

مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَاعِنَا لَيًّا بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّينِ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَكِنْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا[4]

"بعض یہود کلمات کو ان کی ٹھیک جگہ سے ہیر پھیر کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور سن اس کے بغیر کہ تو سنا جائے اور ہماری رعایت کر! (لیکن اس کہنے میں) اپنی زبان کو پیچ دیتے ہیں اور دین میں طعنہ دیتے ہیں اور اگر یہ لوگ کہتے کہ ہم نے سنا اور ہم نے فرمانبرداری کی اور آپ سنئے اور ہمیں دیکھئے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر اور نہایت ہی مناسب تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے انہیں لعنت کی ہے۔ پس یہ بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں۔"

پیغمبرِ اسلام کے بارے میں وہ کس انداز سے الفاظ کو بگاڑ کر بولتے تھے، مولانا صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں:

"راعنا کے معنی ہیں ہمارا لحاظ اور خیال کیجئے۔ بات سمجھ میں نہ آئے تو سامع اس لفظ کا استعمال کر کے متکلم کو اپنی طرف متوجہ کرتا تھا' لیکن یہودی اپنے بغض و عناد کی وجہ سے اس لفظ کو تھوڑا سا بگاڑ کر استعمال کرتے تھے جس سے اس کے معنی میں تبدیلی اور ان کے جذبہ عناد کی تسلی ہو جاتی۔ مثلاً وہ کہتے راعینا (ہمارے چرواہے) یا راعنا (احمق) وغیرہ۔"[5]

اسی طرح یہودی نبی کریم ﷺ کو سلام بھی درست الفاظ میں نہیں کہتے تھے، بلکہ وہ ایسے انداز سے سلام کرتے جس سے نبی اکرم ﷺ کی توہین و تنقیص ہوتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

دخل رهط من اليهودعلى رسول اللهﷺ فقالواالسام عليكم[6]

"کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا السام علیکم (تمہیں موت آئے)۔"

گزشتہ دونوں مثالوں سے یہ اندازہ لگائیں کہ کس طرح یہ لوگ آپ ﷺ کو تکالیف پہنچاتے تھے، کس قدر آپ ﷺ کے بارے میں ان کے دل حسد و بغض سے بھرے ہوئے تھے۔ یہودیوں کی طرف سے یہ تو تھیں زبان سے دی جانے والی تکالیف، اس کے علاوہ ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کو کئی مرتبہ قتل کرنے کی کوششیں بھی کیں۔ قبیلہ بنو نضیر کے حجاش بن کعب نامی شخص نے آپ ﷺ کو قتل کرنے کی حامی بھری۔ آپ ﷺ ان لوگوں کے پاس کسی وجہ سے گئے، سیرت ابنِ ہشام میں یہ واقعہ مذکور ہے:

فصعد ليلقى عليه صخرة كما قال و رسول اللهﷺ في نفر
من أصحابه فيهم ابوبكر وعمر وعلي[7]

"یہ (حجاش بن کعب) اپنی کہی ہوئی بات پر عمل کرنے کے لئے بلند جگہ پر چڑھا تاکہ آپ پر ایک بھاری پتھر پھینک سکے اور آپ ﷺ اپنے ساتھیوں میں موجود تھے جن میں ابو بکر، عمر اور علی رضی اللہ عنہم شامل تھے۔"

اسی طرح خیبر کی فتح کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کو ایک یہودیہ عورت سلام بن مشکم کی بیوی زینب بنت حارث کی جانب سے آپ کو قتل کرنے کے ارادے سے زہر آلود گوشت کا تحفہ بھیجا گیا تھا۔[8]

---

[4] النساء، 46:4

[5] یوسف، صلاح الدین، تفسیر احسن البیان، شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس، مدینہ منورہ، سعودیہ عرب، ص 43

[6] صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب الرفق فی الأمر کلہ، ح 6024، ج 8، ص 12

[7] ابن ہشام، ابو محمد جمال الدین عبد الملک الحمیری المعافری، السیرۃ النبویۃ، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی واولادہ بمصر، القاہرۃ، الطبعۃ الثانیۃ، 1375ھ-1955م، ج 2، ص 130

[8] صحیح البخاری، کتاب الجزیۃ والموادعۃ، باب اذ غدر المشرکون بالمسلمین ھل عفی عنھم؟، ح 3169، ج 4، ص 99

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

گویا کہ یہودیوں نے آپ ﷺ کو قتل کرنے کا پکا ارادہ بنایا ہوا تھا۔ لیکن اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کی حفاظت فرمائی اور یہود کی سازشوں کو ناکام بنایا۔

ان تمام باتوں سے یہ چیز ثابت ہوتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے بغض وعداوت کی ابتدا آغازِ اسلام سے ہوگئی تھی اور یہ سلسلہ آگے تک چلتا رہا، جس کا اثر غیر مسلموں کی تصانیف میں نظر آتا ہے۔ یہ تسلسل ابھی تک مختلف طریقوں اور جہتوں کی صورت میں قائم ودائم ہے۔

غیر مسلموں کی سیرت نگاری کا ابتدائی جائزہ

پیچھے یہ بات گزر چکی ہے کی غیر مسلموں کا مکی اور مدنی دور میں آپ ﷺ کی سیرت کے ساتھ مخالفانہ رویہ رہا ہے۔ اسی چیز کو بعد کے لوگوں نے آگے بڑھایا۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ عرب مسلم جب طوفان کی طرح آگے بڑھے اور فتوحات کا دائرہ کار وسیع ہو رہا تھا، اسلام اور پیغمبرِ اسلام کی دعوت کو دن بدن پھیلتا ہوا دیکھنا ان کے لئے ناگوار تھا۔ یہی چیز رسولِ اکرم ﷺ سے بغض وعداوت اور دشمنی کا سبب بنی۔ بعد میں آنے والے لوگوں نے اسی چیز کو سامنے رکھتے ہوئے اسلام اور پیغمبرِ اسلام کو حرفِ تنقید بنایا اور بے شمار الزامات لگانے میں کسی قسم کی کسر نہ چھوڑی۔

مطالعہ سیرت اور یوحنا دمشقی (749ء-676ء)

محققین کے نزدیک یوحنا دمشقی وہ شخص ہے جو خلیفہ ھشام کے زمانہ میں بیت المال میں ملازم تھا۔ اس نے اپنی ملازمت ترک کر کے فلسطین میں گرجا گھر میں بیٹھ کر مسلمانوں کی تردید میں کتابیں لکھنا شروع کر دیں۔ اس نے اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے خلاف دو کتابیں لکھیں۔

1۔ محاورۃ مع المسلم

2۔ ارشادات النصاریٰ فی جدل المسلمین[9]

حبیب الحق ندوی یوحنا دمشقی اور اس کے مطالعہ سیرت کی نوعیت کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"جس نے اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے خلاف نفرت اور دشمنی کی تحریک کا آغاز کیا اور تحریری مناظرات کا منفیانہ دور شروع کیا اور بزنطینی تاریخی روایات کا مصدرِ اول تسلیم کر لیا گیا۔ دمشقی نے ایک سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت اسلام کے خلاف تحریک چلائی، اس نے اسلام کو وثنی (PAGAN) مذہب قرار دیا اور کعبہ کو بت سے تعبیر کیا۔ چونکہ اسلام کی تمسیخ کے لئے آنحضرت ﷺ کی سیرت، شخصیت ودعوت کی تمسیخ ضروری تھی، اس لئے اس نے آپ کی حیاتِ طیبہ اور سوانح پر حملہ شروع کیا، آپ کی نبوت کا انکار کر کے آپ کو دیومالائی قصوں کا ہیرو بنا دیا، داستان سازی کے اس صنعت خانہ میں آنحضرت ﷺ کے بارے میں طرح طرح کے افسانے اور مضحکہ خیز وثنی خرافات گھڑے گئے، یہی کہانیاں لاطینی یا بزنطینی تاریخ اور بعد میں چرچ کی اسلامی تاریخ کا حصہ بن گئیں اور مستشرقین کی اسکالرشپ کا مصدر اصلی بھی۔ جان اور اس کے پیروؤں نے آنحضرت ﷺ کو بے دین قرار دیا، نیز نبی کو کاذب کا خطاب دے کر اسلام کو ایک فاسد دین قرار دے دیا، اس نے آنحضرت ﷺ پر الزام لگایا کہ آپ ﷺ نے ایک پادری کی معیت میں بائبل کو مسخ کر کے اسلام نام کا ایک نیا مذہب ایجاد کیا، اسلام میں محمد ﷺ کی پوجا کی جاتی ہے۔ جان وہ پہلا مسیحی مشنری تھا جس نے آنحضرت ﷺ کی مقدس شخصیت پر جنسی اتہامات کا طومار کھڑا کیا جو بعد میں مغربی سکالرز کی تحقیق وریسرچ کا دلچسپ موضوع بن گیا۔ اس نے زینب بنت جحش اور زید بن حارثہ کے واقعہ کو ایک افسانہ بنا دیا، یہی افسانے یورپ میں کلاسیکی موضوعات بن گئے۔ اور آج تک مستشرقین کے محبوب عناوین ہیں، ساتھ ہی جان نے متعدد ازواج، طلاق اور اس قسم کے دیگر مسائل کو اچھالا۔ جو اس کی کتاب (De Haere Sibus) کے آخری باب کے اہم موضوعات ہیں۔"[10]

اس لحاظ سے اگر ہم دیکھیں تو جان آف دمشق کو ہم غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کی تحریک کا بانی بھی کہہ سکتے ہیں۔ جبکہ اللہ کے

---

[9] الازہری، پیر محمد کرم شاہ، ضیاء النبی ﷺ، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور، پاکستان، طبع اول ذیقعدہ 1418ھ، ج6، ص126

[10] اصلاحی، عبدالرحمٰن پرواز، اسلام اور مستشرقین، شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ، یوپی، ہند، 2021ء، ج3، ص28، 29

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

رسول ﷺ کی مخالفتیں تو اس سے پہلے بھی تھیں لیکن اس نے جو نبی اکرم ﷺ کی کردار کشی کرنے کی جسارت کی ہے وہ ایسی ہے جس کو بعد کے غیر مسلموں نے اپنی تحقیق کا حصہ بنایا اور وہ ان کے ہاں مصدرِ اول کی حیثیت رکھتی ہے۔

تھیوسوفین (811ء-758ء):

اسی دور میں تھیوسوفین نامی شخص نے کرانکل (قصہ گو واقعات) لکھی۔ جس میں آنحضرت ﷺ کے بارے میں بے شمار افسانے تراشے گئے۔ جنونی دوروں کی داستان اور اس چیز کا دعویٰ کیا گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہودیت وعیسائیت کی تعلیمات سے متاثر ہو کر اپنے خود ساختہ مذہب کی بنیاد رکھی۔[11]

عبدالمسیح بن اسحاق کندی (873ء-805ء):

اسی دور میں ایک اور رسالہ لکھا گیا جو عبدالمسیح بن اسحاق کندی کی طرف منسوب ہے۔ اس رسالے کے مرکزی مضامین میں حضورِ اکرم ﷺ کی نبوت کا انکار، قرآن کا مذاق، عقیدہ تثلیث کا دفاع اور مسیحیت کے حق میں کئی دلائل و براہین پیش کئے گئے ہیں۔

حبیب الحق ندوی اس رسالے کے اثرات کے متعلق رقمطراز ہیں جن کا اثر بعد میں آنے والوں پر ہوا:

اس رسالے کا اثر مستشرقین پر آج تک برقرار ہے اسی لئے مغربی سکالرز نے اس کی اشاعت کا خوب اہتمام کیا ہے۔ انیسویں صدی میں اس رسالے کا عربی متن پروٹسٹنٹ مشنری سکول کے استعمال کے لئے 1880ء میں لندن سے شائع کروایا گیا۔ اور اسی طرح اسی رسالے کا تلخیصی ترجمہ ولیم میور نے The Apology of AlKindi کے نام سے 1877ء میں لندن سے شائع کروایا۔[12]

اس کے علاوہ قرطبہ کا پوپ (St. Eulogius): Liber Apologetics Malirum، سان پارڈو پاسکل: Sobre Elseton Mahometana، ونسنٹ ڈی بیوس: Speceuloum Historicale نامی کتب لکھی گئیں۔[13]

غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کے ابتدائی دور میں ان کا انداز بہت ہے جارحانہ اور مخاصمانہ تھا۔ انہوں نے اس دور میں حضورِ اکرم ﷺ کے بارے میں بہت ہی نازیبا کلمات لکھے۔ جان بوجھ کر حقائق کو مسخ کیا اور اس قسم کے تعصب کا اظہار کیا گیا اور یہ کوئی دانستہ نہیں تھا۔

صلیبی جنگوں کے دور میں مطالعہ سیرت

صلیبی جنگوں کے دور میں غیر مسلموں نے مطالعہ سیرت کے ذریعے سے حضور ﷺ کو بہت زیادہ بدنام کرنے کی کوششیں کیں اور آپ ﷺ کو سب سے زیادہ نفرت زدہ شخص قرار دیا گیا، یہاں تک کہ آپ کو دشمنِ اعظم بھی کہا گیا۔

منٹگمری واٹ نے اس عرصے کے دوران غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کے حوالے سے اس رویہ کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

" Even before the Crusades focused attention on the exptusion of the Saracens from the Holy Land, mediaval Europe was building up a conception of " the great enemy". At one point Muhammad was transformed into Mahound, the prince of darkness."[14]

"عالمِ عیسائیت میں صلیبی جنگوں سے بھی پہلے قرونِ وسطیٰ کے یورپ نے آپ ﷺ کے متعلق "دشمنِ اعظم" کا تصور جنم دیا۔ ایک موقع پر محمد ﷺ کے لفظ کو بگاڑ کر "Mahound" یعنی تاریکی کے شہزادے (The Prince of Darkness) کی شکل میں بدل دیا۔"

---

[11] اسلام اور مستشرقین، ج3، ص30

[12] ایضا، ص29

[13] عبدالغفار، حافظ، سیرت النبی ﷺ اور مستشرقین، معارف اعظم گڑھ 2014ء-1916ء کے منتخب مضامین، دار النوادر الحمد مارکیٹ اردو بازار، لاہور، پاکستان، 1440ھ/2019ء، ص472

[14] Watt, William Montagomery, Muhammad Prophet and Statesman, Oxford University Press, London, 1961, p 231

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

لیکن یہاں منٹگمری واٹ صاحب اپنے آپ کو اور اپنے بعد والے غیر مسلموں کو بری الذمہ قرار مت دیں اور حضور ﷺ کی ذات کے حوالہ سے غلط باتیں پچھلے لوگوں کے کھاتے میں نہ ڈالیں بلکہ اس کو خود معلوم ہونا چاہئے کہ خود اس نے بھی حضور ﷺ سے تعصب و نفرت کے اظہار میں کبھی بھی کسی قسم کی کسر نہیں چھوڑی۔

گویا کہ نبی اکرم ﷺ کی ذات کے حوالے سے غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کے مختلف ادوار تھے جو گیت، فرضی کہانیوں اور جھوٹے مفروضوں پر مشتمل تھے، اور ان کے اندر کے بغض کی وجہ مسلمانوں کے مذہب سے ناواقفیت تھی۔ عصرِ حاضر میں بھی اسلام اور پیغمبرِ اسلام سے متعلق بدگمانیوں اور غلطیوں کی وجہ وہی قدیم معلومات ہیں جو ان کو ورثہ میں ملیں۔ اس عرصہ کے دوران ان لوگوں نے پیغمبرِ اسلام کو حرفِ تنقید بنایا، اس قدر دروغ گوئی سے کام لیا گیا کہ جھوٹ کا سر بھی شرم سے جھک جاتا ہے۔

پیر کرم شاہ الازہری نے بھی فلپ ہٹی کی کتاب Islam a way of life کے حوالہ سے غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کی تاریخ کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں: قرونِ وسطیٰ کے عیسائیوں نے محمد ﷺ کو سمجھنے میں غلطی کی اور انہیں (نعوذ باللہ) حقیر کردار کا مالک تصور کیا، یہاں تک کہ نویں صدی عیسوی کے ایک یونانی قصہ گو نے محمد ﷺ کی تصویر کشی ایک جھوٹے مدعی نبوت اور دغاباز کے طور پر کی ہے۔ اس نے آپ ﷺ پر بدچلنی، جنس پرستی اور خون آشامی کا الزام عائد کیا ہے اور آپ ﷺ کو دشمنِ مسیح کے طور پر پیش کیا گیا ہے، یہ تصور بھی پیش کیا گیا کہ محمد ﷺ کی نعش زمین اور آسمان کے درمیان معلق ہے۔ یہاں تک کہ دانتے (Dante Alighieri)(1265ء- 1321ء) نے اپنی کتاب The Divine Comedy میں تو ہر قسم کی حد پھلانگ کر یہ بات کہہ ڈالی کہ محمد ﷺ کا جسم دو حصوں میں تقسیم ہے وہ جہنم کے نویں حصے میں پڑا ہے جو ایسی ملعون روحوں کے لئے مناسب مقام ہے جو مذاہب میں فرقہ بندیوں کے ذمہ دار ہیں۔ مغربی قصہ گوؤں نے "Maumet" کو جو محمد کی بگڑی ہوئی شکل ان چالیس شکلوں میں سے ایک ہے جن کا ذکر آکسفورڈ ڈکشنری میں ہوا ہے بت بنا کر پیش کیا۔ یہ لفظ پتلی اور گڑیا کا ہم معنی بن گیا۔ شیکسپیئر نے "Romeo and Juliet" میں اس لفظ کو اسی مفہوم میں استعمال کیا۔ محمد کے نام کی ایک بگڑی ہوئی شکل "Mahoun" کو قرونِ وسطیٰ کے ایک بے ہودہ ڈرامے میں ایک ایسی چیز کے طور پر پیش کیا گیا جس کی عبادت کی جاتی تھی۔ یہ حقیقت کے ساتھ کتنا بڑا مذاق ہے کہ ایک بت شکن اور تاریخِ انسانی میں توحید خداوندی کے سب سے بڑے چیمپئن کو معبود بنا کر پیش کیا گیا۔[15]

ان ادوار میں غیر مسلموں کی طرف سے سیرت النبی ﷺ پر لکھی ہوئی کتابوں کے بارے میں ڈاکٹر سید علیم اشرف جائسی تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس عہد میں پادری الگسزینڈر۔ڈی کی کتاب محمد ہے۔ جسے اس نے 1258ء میں تحریر کیا، ایک طویل عرصے تک یہ کتاب مغرب میں بنیادی مصدر کے طور پر استعمال ہوتی رہی۔ اسی طرح ان ادوار میں دوسرا اہم کام ٹور میڈا (Turmeda) کا ہے جس کی کتاب کا نام کتاب النبوات ہے۔ جو کہ ایک زمانہ تک یورپ میں مرجع کی حیثیت سے استعمال ہوتی رہی۔ فرانسیسی میں اس کتاب میں چار ترجمے ہوئے اور ایک ترجمہ جرمن زبان میں ہوا۔ مذکورہ کتابوں میں سیرتِ طیبہ کو مسخ کرنے کی کوشش کی گئی۔[16]

ان صدیوں میں غیر مسلموں کے ہاں مطالعہ سیرت صرف اور صرف فرضی کہانیوں اور جذباتیت پر مبنی تھا۔ مطالعہ سیرت میں سنجیدگی اور افہام و تفہیم کا ذرا بھر بھی تصور نہیں تھا۔ وہ محمد ﷺ کو اپنا اور اپنے مذہب کا دشمن سمجھتے تھے اور جو کچھ ان کے ذہنوں میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں آتا اس میں ذرہ برابر بھی غور و فکر نہ کرتے اپنے تعصب کا فی الفور اظہار کرتے۔

صلیبی جنگوں کے بعد مطالعہ سیرت

غیر مسلموں نے عسکری میدان میں شکست کے بعد اسلام کے ساتھ نمٹنے کے طریقوں پر غور کرنا شروع کر دیا۔ عسکری میدان میں شکستِ فاش کے بعد عملی و فکری میدان کو منتخب کیا۔ مغرب نے سنجیدگی کے ساتھ اسلام کے خطرے کو ٹالنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ مثلاً مسلمانوں میں عیسائیت کی تبلیغ کی جائے۔ السنہ مشرق کے مطالعے اور ان پر عبور پر زور دیا گیا تاکہ اسلام کے براہِ راست مطالعے کے ذریعے اس کی کمزوریوں کا پتہ چلایا

---

[15] ضیاء النبی ﷺ، ج6، ص:144، 145

[16] جائسی، ڈاکٹر سید علیم اشرف، تفہیمِ استشراق، ورلڈ ویو پبلشرز، اردو بازار لاہور، پاکستان، 2019ء، ص115

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

جائے، ان پیچیدگیوں کو معلوم کیا جائے جن کی وجہ سے عالمِ اسلام دینِ مسیحی کو قبول نہیں کر تا یا نہیں کر سکتا، مسلمانوں کے اپنے عقیدے سے محبت کو ختم کرنے کے لئے فرضی دلائل تلاش کئے جائیں اور سیرت النبی ﷺ کا اچھی طرح مطالعہ کر کے اس پر تنقید کی جائے۔ آخر کار ایک مضبوط و مربوط لائحہ عمل مرتب ہوا، یونیورسٹیوں میں عربی شعبے قائم ہوئے، اسلامی علوم کا ترجمہ کیا گیا پھر اسلامی مواد کو مغربی سانچے میں ڈھالا گیا۔ حقیقت میں یہ سانچے غیر مسلموں کو عہدِ وسطیٰ سے وراثت میں ملے تھے پھر یہ علمی ورثہ ان کے ہاتھوں صیقل ہوا، اس پر رنگ چڑھایا گیا اور پھر اسے دنیا میں خوب عام کیا گیا۔ جب دنیا مغرب کی اسیر ہوئی تو تقریباً ہر فن میں مغرب کو سند تسلیم کیا جانے لگا۔[17]

اس دور کو یورپ کی بیداری کا دور بھی کہا جاتا ہے جو پندرہویں صدی مسیحی سے اٹھارہویں صدی کے اختتام تک تقریباً 400 سال پر مشتمل ہے۔ کلیسا کے خلاف بغاوتوں کا سلسلہ شروع ہوا گویا کہ ہر طرح کی سیاسی، تعلیمی اور سماجی اصلاحات شروع ہوئیں، عربی کتب کے قلمی نسخے تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے تراجم بھی کئے گئے، اس کے لئے پہلے عربی زبان سیکھی گئی تا کہ مکمل طور پر مسلمانون کے عقائد وروایات کو حاصل کرنے کے بعد ان کو ان کے اختلافات میں الجھایا اور ان کی پیغمبرِ اسلام کی عقیدت کو نفرت میں بدلا جائے۔ ان باتوں کے پیچھے آخر کار ان کا مقصد کیا تھا جس کا اندازہ مندرجہ ذیل اقتباس سے لگایا جاسکتا ہے:

> "صلیبی جنگوں میں ناکامی کے بعد یورپ کے علما اور اہلِ کلیسا نے علمی اور فکری محاذ پر مسلمانوں کو شکست دینے کا فیصلہ کیا اور استشراق کے پردے میں عربی اور اسلامی علوم کی حفاظت و تحقیق کے نام پر اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے بارے میں غلط فہمی پھیلانے کا منصوبہ بنایا۔ اسلامی عقائد و نظریات میں تشکیک پیدا کرنے اور مسلمانوں کی نئی نسل کو دین سے برگشتہ کرنے کے لئے اسلامی فرقوں اور ابتدائی صدیوں کے دوران میں پیش آنے والے علمی و فکری مباحث پر نام نہاد تحقیق ہوئی۔ اسلامی نظریہ جہاد اور اسلامی ریاست میں غیر مسلم رعایا کی حیثیت کے بارے میں مضحکہ خیز معلومات و نتائج اخذ کئے گئے، فقہ اسلامی کے بنیادی مآخذ کی صحت واعتبار کے بارے میں شکوک پھیلائے گئے مسلمان علما کی علمی و فکری کوششوں کی تحقیر کی گئی۔ اسلامی تحقیق کے نام پر ایسے مراکز، تعلیمی ادارے اور رسائل ومجلات جاری کئے گئے جن میں سارا زور شعائرِ اسلام کی توہین اور مسلم زعما کی تحقیر پر صرف ہوتا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مغربی عیسائیت کا یہ حملہ صلیبی حملوں سے کہیں زیادہ خطرناک ثابت ہوا۔ مسلمانوں کی نئی تعلیم یافتہ نسل کی اکثریت نہ صرف عیسائی تحقیقی مراکز کی کوشش کو اسلام اور علومِ اسلامیہ پر آخری سند بلکہ اسلامی تعلیمات اور بنیادی قدروں کو بے قیمت، بے معنی اور ذلت وپستی کا سبب سمجھنے لگی ہے۔ عیسائی مستشرقین کی اس کوشش میں متعصب یہودی مستشرق بھی پیش پیش رہے۔"[18]

صلیبی جنگوں کے بعد غیر مسلم جان چکے تھے کہ وہ ماضی میں پیغمبرِ اسلام کے حوالہ سے جو مذموم مقاصد طے کئے گئے انہیں اس میں خاطر خواہ کامیابی ملنا ناممکن ہے۔ لہٰذا وہ جان چکے تھے اسلام اور پیغمبرِ اسلام کی سیرت و کردار سے نمٹنے کے لئے عسکری کاروائی اور طاقت کافی نہیں ہے بلکہ اب ایک علمی، فکری اور نظریاتی جنگ کی ضرورت ہے، اب علمی میدان میں اپنے رعب ودبدبہ کو قائم کرنے کی ضرورت ہے، اب باقاعدگی کے ساتھ کتبِ سیرت کا مطالعہ کیا گیا۔ ماضی کی نسبت اب تحریر میں کچھ نرمی پیدا ہوئی تاہم تعصب وتنقید پھر بھی موجود تھی۔

مطالعہ سیرت سترہویں، اٹھارویں اور انیسویں صدی

اس دور میں جب تحقیق کی راہیں کھلیں، بغیر کسی واسطے کے کتبِ سیرت کا مطالعہ کیا گیا تو کچھ ایسے بھی لوگ تھے جنہوں نے مطالعہ سیرت کا بغیر کسی جانبداری کے مطالعہ کیا اور جو بات ان کو سمجھ آئی اس کو دوٹوک بیان بھی کیا اور ماضی کے من گھڑت واقعات کی نفی بھی کرتے رہے۔

تھامس کارلائل لکھتا ہے:

> "Mahomet himself, after all that can be said about him, was not a sensual man. We shall err widely if we consider this man as a common

[17] جیلانی، ڈاکٹر عبد القادر، اسلام، پیغمبرِ اسلام ﷺ اور مستشرقین مغرب کا اندازِ فکر، مرتب آصف اکبر، کتاب سرائے بیت الحکمت لاہور، پاکستان، 1441ھ، 2021ء، ص 21،20

[18] اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، دائرہ معارفِ اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، 1973ء، ج 12، ص 219

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

voluptuary, intent mainly on base enjoyments,- nay on enjoyments of any kind."[19]

"محمد بذاتِ خود، اس سب کے بعد یہ کہا جاسکتا ہے کہ لذت پسند آدمی نہیں تھے۔ ہم بہت بڑی غلطی کریں گے اگر ہم ان صاحب کو ایسا عام لذت پسند شخص گردانیں گے، جو بنیادی طور پر عیش پرستی کی طرف مائل ہو (جبکہ وہ) کسی بھی قسم کی لطف اندوزی سے گریز کرتے تھے۔"

اس دور میں اسلامی علوم وفنون پر کافی حد تک غیر مسلموں کی رسائی ہو چکی تھی۔ اسلامی علوم وفنون کا ذخیرہ ان کی دسترس میں تھا۔ اب ان کو یہ سمجھ آچکی تھی کہ ماضی کے پرانے مفروضات، عامیانہ خیالات اور تعصب سے لبریز لٹریچر کو پیغمبرِ اسلام کی سیرت سے نکالنا پڑے گا۔ گاہے بگاہے وہ سابقہ وضعی مواد کو اپنی تقاریر و تحاریر کے ذریعے بھی مسترد کرتے رہے۔ اسی دور میں یورپین اقوام نے مشرق کی سرزمین ایشیا اور افریقہ پر قبضہ جمایا۔ استعماری طاقتوں کا زمانہ بھی یہی ہے۔ انڈونیشیا، ملائیشیا، ہندوستان، صومالیہ اور جنوبی، مغربی و مشرقی افریقہ پر نیدرلینڈ، فرانس، جرمنی، اور اطالیہ کے تسلط کی ابتدا اسی دور میں ہوئی۔ جن علاقوں پر ان استعماریوں نے قبضہ کیا ان میں سے اکثر آبادی مسلمانوں کی تھی۔ قبضہ اور تسلط قائم رکھنے کے لئے ضروری تھا کہ ان کی زبانیں سیکھی جائیں، ان کے عقائد وروایات سے واقفیت حاصل کی جائے۔ ان کو آپس کے اختلافات میں الجھایا جائے۔ ان میں مذہبی رجحان کو کم کرنے کے لئے ان کے یقین کو شک میں بدلا جائے۔ ان کے ایمان اور عقیدہ کو وہم اور غیر ثابت شدہ حقیقت قرار دیا جائے۔

علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ بالخصوص غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کی تاریخ کے حوالے سے ستر ہویں، اٹھارہویں صدی میں ان کے کردار کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"سترہویں صدی کے سنین وسطیٰ، یورپ کے عصرِ حاضر کا مطلع ہیں، یورپ کی جدوجہد، کوشش اور حریت وآزادی کا دور اسی عہد سے شروع ہوتا ہے۔ ہمارے مقصد کی جو چیز اس دور میں پیدا ہوئی، وہ مستشرقینِ یورپ کا وجود ہے جن کی کوشش سے نادر الوجود عربی کتابیں ترجمہ اور شائع ہوئیں، عربی زبان کے مدارس، علمی وسیاسی اغراض سے جابجا ملک میں قائم ہوئے اور اس طرح وہ زمانہ قریب آتا گیا کہ یورپ اسلام کو خود اسلام کی زبان میں سمجھ سکا۔ اس دور کی خصوصیت اول یہ ہے کہ سنے سنائے عامیانہ خیالات کے بجائے کسی قدر تاریخ اسلام وسیرتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیاد عربی زبان کی تصانیف پر قائم کی گئی۔ گو موقع بموقع معلوماتِ سابقہ کے مصالح کے استعمال سے بھی احتراز نہیں کیا گیا۔ اس دور سے چونکہ یورپ نے مذہبی اشخاص کے شکنجہ سے نجات پائی اور اس کے مذہبی اور سیاسی امور سے الگ ہوگئے، اس بنا پر اسلام کے متعلق مصنفین کی دو جماعتیں الگ ہو گئیں۔ عوام اور مذہبی اشخاص اور محقق وغیر متعصب گروہ اسلام کے متعلق ان دو جماعتوں نے جو کوششیں کیں وہ آج ہمارے سامنے ہیں۔"[20]

اٹھارہویں صدی اور اداروں کا قیام

اس صدی میں غیر مسلموں کی طرف سے باقاعدہ تحقیقی ادارے قائم کئے گئے۔

1۔ لوئی چہاردہم نے 1700ء میں اور میریا تھریسیا نے 1754ء میں مترجمین کی تربیت کے ادارے قائم کئے۔

2۔ ہندوستان میں 1784ء میں ولیم جونز نے 'ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال' قائم کی۔

3۔ 1800ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے کولکتہ میں فورٹ ولیم کالج قائم کیا، جس کی نگرانی میں مشرقی کتب، خصوصا فارسی اور عربی سے، انگریزی میں ترجمہ کی گئیں۔

4۔ اٹھارویں صدی کے بعد بھی مستشرقین کے ادارے ان کی افادیت کے پیشِ نظر قائم ہوتے رہے۔ جرمنی میں اٹھارویں صدی کے اختتام تک یونیورسٹیوں پر کلیسا کا قبضہ رہا، جس کے باعث علوم شرقیہ کے آزاد مطالعے کی ابتداء انیسویں صدی میں ہو سکی۔ 1809ء میں ویانا میں 'اورینٹل

[19] Carlyle, Thomas, Heroes, Hero-Worship & The Heroic In History, Wiley & Halsted, New York, 1859, pg 64

[20] نعمانی، شبلی، ندوی، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، مکتبہ اسلامیہ لاہور، پاکستان، اکتوبر 2012ء، ج 1، ص 86، 87

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اکیڈمی' کا قیام عمل میں آیا۔

5۔ فرانس میں 'پیرس ایشیاٹک سوسائٹی' کا قیام 1821ء میں عمل میں آیا۔[21]

اگر کہا جائے تو یہ بات غلط نہیں ہے کہ ان اداروں کا مقصد اسلام اور پیغمبرِ اسلام سے متعلق تحقیقی و تصنیفی کوششوں کو تیز کرنا تھا، اور جو مسلمانوں کے دلوں میں قدیم غیر مسلموں کی طرف سے ان کی تحاریر کے ذریعے سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے نفرت پیدا ہو چکی تھی اس کو کم کرنا تھا۔ اس حوالہ سے ماضی کی من گھڑت روایات تعصب و منافرت پر شدید تنقید بھی کی گئی، بہر حال پھر بھی قلبی تعصب وعداوت مکمل طور پر ختم نہ ہوا۔

علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب سیرت النبی ﷺ کے صفحہ (90،89،88) میں ان دونوں صدیوں میں جو کتب لکھی گئی ہیں زمانی اعتبار سے ان کا ذکر بھی کیا ہے۔ وہ کتب مندرجہ ذیل ہیں:

نمبر	نام مصنف	وطن	نام تصنیف یا مضمون	زمانہ تصنیف
1	ڈاکٹر وایٹ(واعظ اوکسفورڈ)DTI White	انگلستان	بیمفٹن سرمنز(اسلام اور پیغمبرِ اسلام)	اوائل1800ء
2	ڈاکٹر جی،بی،(آر)	انگلستان	سیرت محمد خادع(نعوذ باللہ)	1815ء
3	گارڈفری ھگنسGodFreyHiggins	انگلستان	اپالوجی	1829ء
4	ڈاکٹر جے،اے،مولرJ.A. Muller	جرمن	اسلامزم	1830ء
5	گارسن ڈی ٹاسیGarcindetossy	فرانس	اسلام و قرآن	1831ء تا1874ء
6	ایڈورڈلینEdwardlane	انگلستان	انتخابات القرآن	1843ء
7	ڈاکٹر ویلWeil	جرمن	ترجمہ و تحشیہ ابن ہشام و کتاب محمد پیغمبر ﷺ	1845ء تا1846ء
8	کارلائلCorlyle	انگلستان	ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ	1846ء
9	کوسن ڈی برسیوالCaussindeperseval	فرانس	تاریخ عرب	1847ء
10	واشنگٹن ارونگW.Irving	انگلستان	سیرت محمد ﷺ	1849ء
11	ڈاکٹر اسپرنگرSpringer	جرمن	سیرت محمد ﷺ	1851ء
12	وان کریمرVonkreme	جرمن	ترجمہ و تحشیہ واقدی	1856ء
13	مضمون نگار نیشنل ریویو	انگلستان	مضمون "محمد ﷺ"	1858ء
14	ڈوزیDozy	ہولینڈ	تاریخ اسلام	1861ء
15	مضمون نگار نیشنل ریویو	انگلستان	بزرگ ترین عرب	1861ء
16	ڈی لینDelane	انگلستان	سیرت محمد ﷺ	1861ء
17	میورMuir	انگلستان	سیرت محمد ﷺ	1861ء
18	برتھالمی سینٹ ہلیرSt.Hilaire	فرانس	محمد ﷺ و قرآن	1865ء
19	نولدیکیNolde ky	جرمن	مضامین قرآن واسلام	1869ء
20	دوشیف مضمون نگار کوارٹرلی ریویو	انگلستان	اسلام	1869ء
21	مضمون نگار برٹش کوارٹرلی ریویو	انگلستان	محمد ﷺ	1872ء
22	جولیس چارلسJuliusCharles	فرانس	تاریخ بانی اسلام	1874ء
23	مضمون نگار کانٹمپریری ریویو	انگلستان	محمد ﷺ اور اسلام	1875ء

[21] اسلام، پیغمبرِ اسلام ﷺ اور مستشرقین مغرب کا اندازِ فکر، ص152

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

24	باسورتھ اسمتھBosworthsmith	انگلستان	محمد ﷺ اور اسلام	1875ء
25	سیدیوSediliot	فرانس	تاریخ عرب	1877ء
26	ولہوسنWellhausen	جرمن	تبصرہ بر واقدی	1882ء
27	اہل کراہلKrehl	جرمن	سیرت محمد ﷺ	1884ء
28	گولڈزیہرGoldziher	جرمن	مطالعہ اسلام	1890ء
29	رینانRenan	فرانس	تاریخ مذاہب	1892ء
30	ایچ، گریمH.Grimme	ہولینڈ	سیرت محمد ﷺ	1894ء
31	کوئلKoell	انگلینڈ	محمد ﷺ اور اسلام	1894ء
32	ہنری دی کاستریHenrydeCasteri	فرانس	اسلام پر خیالات	1896ء
33	ایف بوہلBuhl	ہولینڈ	سیرت محمد ﷺ	1903ء
34	والسٹنWallaston	انگلینڈ	آدھ گھنٹہ محمد ﷺ کے ساتھ	1905ء
35	مارگولیتھMargoliouth	انگلینڈ	محمد ﷺ	1905ء
36	پرنس کائتانیPrince Caetani	ایٹالیہ	تاریخ کبیر محمد ﷺ واسلام وسلاطین اسلام	
37	میجر لیونارڈMajorLeonard	انگلینڈ	اسلام کا روحانی واخلاقی پایہ	1909ء

انیسویں صدی میں بے شمار ایسے غیر مسلم ہیں جنہوں نے نبی ﷺ کی سیرت پر قلم اٹھایا۔ ذیل میں اس صدی کے چند نامور غیر مسلم سیرت نگاروں کا تذکرہ کیا جارہا ہے:

واشنگٹن ارونگ (1783ء-1859ء):

اس نے نبی اکرم ﷺ کی سیرت پر جو کتاب لکھی اس کا نام Mahomet and His Successors ہے۔ جو کہ عہدِ رسالت، خلفاء راشدین اور اندلس کی تاریخ پر مشتمل ہے۔

ایلاس سپرنگا (1813ء-1893ء):

یہ ایک آسٹرین عیسائی مستشرق تھا، مصنف نے 1851ء میں سیرت پر The Life of Mohammad کے نام سے کتاب لکھی۔

ولیم میور (1819ء-1905ء):

یہ اسکاٹش مستشرق ہے، ولیم میور کی مشہور کتب یہ ہیں:

1. The Life of Mohamet from original Sources
2. The Mohammedan Controversy

سر سید احمد خان نے اس کی کتاب " دی لائف آف محمد" کا جواب دینے کے لئے لندن کا سفر کیا اور " الخطبات الاحمدیہ فی العرب والسیرۃ المحمدیہ " کے نام سے سر ولیم میور کے رکیک اعتراضات کا جواب دیا، یہ کتاب اردو میں خطبات احمدیہ کے نام سے شائع ہوئی۔

ڈیوڈ صموئیل مارگولیتھ (1858ء-1940ء):

یہ لندن میں پیدا ہوا، چرچ آف انگلینڈ کے پادری کے طور پر شہرت حاصل کی، آکسفورڈ یونیورسٹی میں 1889ء سے لے کر 1937ء تک عربی زبان کا استاد رہا۔ اس نے بنو امیہ اور بنو عباس پر کتاب لکھی نیز اہم کتاب یہ ہے:. " Mohammed and the rise of islam"

ایمل درمنگھم (1892ء-1971ء):

یہ فرانسیسی مستشرق تھا، اور الجیرین لائبریری میں ڈائریکٹر تھا۔ آپ ﷺ کی سیرت سے متعلقہ اس کی اہم کتب یہ ہیں:

1.The life of Mohamet

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

2.Muhamad and the Islamic Tradition

جان پاشا(1897ء-1986ء):

اس کی تصنیف کا نام The Life and Times of Muhammad ہے۔ مصنف کی زندگی کا آدھا حصہ عربوں کے درمیان گزرا۔ سپاہی وسکالر ہونے کے ساتھ ساتھ مصنف لکھاری بھی تھا۔

یہ وہ مشہور غیر مسلم مؤرخین ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی سیرت پر کام کیا ہے۔ لیکن اپنے اس کام میں کوئی بھی شخص غیر جانبدار نہ رہ سکا۔ بد قسمتی سے کسی نہ کسی طریقے سے پیغمبرِ اسلام کی سیرت کو داغدار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایمل در منگھم نے اپنی کتاب "دی لائف محمد" میں انیسویں صدی کے ایسے غیر مسلم مؤرخین کے بارے میں متعصب اور بنیاد پرست ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

> "From the European angle prejudices have for long opposed a truly scientific study of the origins of Islam, although in the nineteenth century a serious effort was made by the following: Caussin de Perceval, Muir, Weil, Margoliouth, Nolde ke, Sprenger, Snouck Hurgronje, and Dozy. Somewhat more recently, the works of Caetani, Lammens, Massignon Montet, Casanova, Bell, Huart, Houdas, Marcais, Arnold, Grimme, Goldziher, Gaudefroy-Demombynes etc, have again brought up the question. Sometimes, unfortunately, certain of these specialists fell into the error of excessive radicalism."[22]

"یورپین زاویہ سے تعصبات نے طویل عرصے سے اسلام کی اصل کے حوالے سے صحیح معنوں میں سائنسی مطالعہ کی مخالفت کی ہے۔ حالانکہ انیسویں صدی میں مندرجہ ذیل کی طرف سے سنجیدہ کوشش کی گئی تھی: کاسن دی پرسیوال، میور، ویل، مارگلیوتھ، نولدکے، اسپرنگر، اسنوک ہرگرونج، ڈوزی۔ حال ہی میں کچھ مزید لوگوں کے کام نے یہ سوال پھر سے اٹھایا ہے، جیسے: کائتانی، لامینس، ماسینیون مونٹیٹ، کاسانووا، بیل، ہارٹ، ہوڈاس، مارکولیس، آرنلڈ، گریم، گولڈزیہر، گوڈفرین ڈیموم بائین وغیرہ۔ بد قسمتی سے بعض اوقات، ان میں سے کچھ ماہرین ضرورت سے زیادہ بنیاد پرستی کی غلطی میں پڑ گئے۔"

در منگھم کی اس بات سے سمجھ آتی ہے کہ اسلام اور پیغمبرِ اسلام کی سیرت کے حوالے سے انیسویں صدی کے لوگوں کے خیالات میں تبدیلی آئی ہے۔ ان کا لب ولہجہ بھی نرم ہے، سب وشتم کے الفاظ کو ترک کر دیا گیا ہے، مگر تحقیق کے نتائج وہی رہے ہیں جو ان کے آباؤ اجداد کے تھے۔ سیرت کی حقیقت سے ناواقفیت، مطالعہ میں تعصب برتنا، بے بنیاد اور عجیب وغریب نتائج اخذ کرنا، شدت پسندی میں حد سے تجاوز کرنا، ان سب چیزوں سے یہ اپنے آپ کو بچا نہیں سکے۔ اور ہر ایک نے اپنے اپنے انداز سے پیغمبرِ اسلام ﷺ کی سیرت کو داغدار کرنے کی کوشش کی ہے۔

بیسویں صدی اور سیرت نگاری

بیسویں صدی میں غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کے دوران ان کے مزاج میں تبدیلی آئی، تحاریر میں نرم گوشی اختیار کی گئی۔ اس دور کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ غیر مسلم اپنے متقدمین کے مطالعہ سیرت کے حوالہ سے جو نظریات تھے، ان پر شرمندگی کا اظہار کرتے دکھائی دیتے۔ فرضی داستانوں، الزام تراشیوں، کردار کشی والے رویے سے حتی الامکان احتیاط برتا گیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ اسلام اور پیغمبرِ اسلام کی ذات کے حوالے سے تعریفی رجحان کا اثر نمایاں نظر آتا ہے۔ لیکن دینی اور نسلی تعصب پھر بھی ان کے دلوں سے ختم نہ ہونے پایا۔

اصل میں غیر مسلم حضرات کے آباؤ اجداد کی سیرت کے حوالے سے جو غلط نظریات تھے مسلمانوں کے دلوں میں ان کی نفرت بہت زیادہ تھی۔ ان لوگوں نے اس نفرت کو کم کرنے کی کوششیں کیں اور اپنی تحریروں کا رنگ بدلا۔ اب ایسے مصنفین سامنے آنے لگے۔ جنہوں نے اپنے پیشروؤں پر کڑی تنقید کی اور پیغمبرِ اسلام کی تعریف بھی کی۔ ایسے لوگوں کا مقصد صرف اور صرف مسلمانوں کے دلوں میں اپنی جگہ بٹھانا تھا کہ ہم تمہارے خیر خواہ

[22] Dermengham, Emile, The Life of Mahomet, George Routledge & Sons, Ltd, London, 1930. Preface: ix

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ہیں۔ لیکن نسلی اور دینی تعصب ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا تھا اور واضح حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا۔[23]

ڈاکٹر حافظ محمد زبیر غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کے مذکورہ رویے کے بارے میں لکھتے ہیں:

"منٹگمری واٹ وہ پہلا مصنف ہے جس نے سیرت پر مستشرقین کو یہ منہج دیا کہ پیغمبرِ اسلام ﷺ کی تعریفیں خوب کرو لیکن انہیں رسول مت مانو۔ آج سادہ لوح مسلمانوں کی ایک جماعت ایسے مستشرقین کے آپ ﷺ کے حق میں کلمہ خیر کو بڑے فخر سے بیان کرتی ہے، لیکن انہیں یہ معلوم نہیں کہ مستشرقین ایک باقاعدہ سوچی سمجھی سکیم کے تحت محمد ﷺ کی تعریف بیان کر رہے ہوتے ہیں کہ اس ذریعے وہ مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کر کے ان کے دل میں آپ کی پیغمبری کے بارے شک کا بیج بو دیں۔ ان کا مقصد یہ بھی ہے کہ محمد ﷺ کو ایک عظیم مفکر، مصلح، مخلص اور محنتی انسان کے طور دنیا میں متعارف کروادو اور دنیا انہیں بس اتنا ہی سمجھے اور اس سے بڑھ کر ان کی پیغمبرانہ حیثیت کو کسی صورت بھی قبول نہ کرے۔"[24]

بیسویں صدی میں غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کے حوالے سے ان کی چند مشہور کتب کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔

ٹار جولیس ایفرین انڈرائےTor Julius Afrain Andrae(1885ء-1947ء) کی سیرت پر لکھی گئی کتاب کا نام Muhammad The Man and His Faith ہے۔

مارٹن لنگزMartin Lings(1909ء-2005ء) کی کتاب .Muhammad: His Life Based on the Earliest Sources

ولیم منٹگمری واٹ William Montgomery Watt(1909ء-2006ء) برطانوی مستشرق تھا۔ سیرت پر اس کی دو کتب ہیں 1. Muhammad at Mecca 2.Muhammad at Medina

اور ان دونوں کتابوں کا خلاصہ Muhammad Prophet and Statesman ہے۔

میکسم روڈنسن(1915ء-2004ء) فرانسیسی مؤرخ، ماہر عمرانیات اور ماہر مستشرق تھا۔ سیرت کے موضوع پر ان کی کتاب Mohammet ہے۔ جو کہ فرانسیسی زبان میں ہے۔ 1971ء میں اینے کارٹر Anne Carter نے اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا۔

کونسٹن ورجل جورجیو(1916ء-1992ء) La Vie De Mahomet کا مصنف ہے۔

این میری شمل Annemari Schimmel(1922ء-2003ء) کی کتاب And Muhammad is His Messenger ہے۔

کیرن آرم سٹرانگ Karen Armstrong(1944ء) کی کتب

1. Muhammad: A Biography of the Prophet
2. Muhammad a Prophet of our Time

لیزلے ہزلٹن Lesley Hazelton(1945ء) کی کتاب The First Muslim: The Story of Muhammad ہے۔

Hugh Kennedy(1947ء) کی کتاب The Prophet and the Age of the Caliphates ہے۔

ان کے علاوہ چند ہندو و سکھ مؤرخین کی کتب سیرت ہیں، مثال کے طور پر ان میں سے چند ایک کا تذکرہ کیا جاتا ہے، جیسے:

1۔ عرب کا چاند:

یہ کتاب سیرت طیبہ پر سوامی لکشمن پرشاد کی اردو زبان میں ادبی تصنیف ہے، عرب کا چاند ایک ایسی تصنیف ہے جس میں مصنف نے جو کہ ہندو ہے سیرت النبی ﷺ کے متعلقہ حقائق بیان کرنے کے ساتھ ساتھ نبی اکرم ﷺ سے اپنی دلی محبت کا بھی اظہار کیا ہے اور آپ ﷺ کا نام مبارک نہایت ادب واحترام سے ذکر کیا ہے۔ ادیبانہ طرز تحریر، نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سچی محبت، مصنف کا عدم تعصب و منصف مزاجی، درست حقائق کا اثبات، عربی، اردو اور فارسی شاعری سے اقتباسات کا ذکر کتاب عرب کا چاند کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

---

[23] ضیاء النبی ﷺ، ج6، ص165

[24] زبیر، ڈاکٹر حافظ محمد، اسلام اور مستشرقین، کتاب سرائے بیت الحکمت، لاہور، پاکستان، 1441ھ-2020ء، ص145

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

2.Muhammad: The Prophet of Islam, (Prof. K.S Ramakrishna Rao):

پروفیسر راما کرشناراؤ میسور یونیورسٹی کے شعبہ فلسفہ میں استاد اور صدر شعبہ رہے، پیغمبر اسلام ﷺ سے ان کو قلبی لگاؤ تھا۔ اصل میں یہ کتاب انگریزی زبان میں ہے لیکن ان کی یہ سیرت پر کتاب دنیا کی مختلف معروف زبانوں میں شائع ہو چکی ہے۔ اردو زبان میں اس کتاب کا ترجمہ محمد ایوب منیر صاحب نے کیا ہے اور منشورات منصورہ ملتان روڈ لاہور سے شائع ہو چکی ہے۔ سیرت پر کتاب لکھتے وقت پروفیسر راما کرشناراؤ تذبذب کا شکار تھے کیوں کہ وہ ایک ایسے مذہب کے بارے میں قلم اٹھا رہے تھے جس کے وہ خود پیروکار نہ تھے اس لحاظ سے یہ ان کے لیے ایک نازک معاملہ تھا۔ پروفیسر صاحب اس نظریہ کے قائل تھے کہ محمد ﷺ کی زندگی کا ہر واقعہ احتیاط کے ساتھ درج اور محفوظ کیا گیا ہے، بلکہ سیرت النبی ﷺ سے متعلقہ ماضی کے فرسودہ نظریات کو ایک ادبی عجوبہ قرار دیتے ہیں۔ پروفیسر صاحب غیر مسلموں کے اس نظریے کے سخت خلاف تھے کہ اسلام صرف اور صرف بزورِ شمشیر پھیلا ہے بلکہ مصنف نے اسلام کے پھیلاؤ کا سبب نبی اکرم ﷺ کی اخلاقی قوت کو قرار دیا ہے۔ الغرض مصنف نے کتاب میں نبی اکرم ﷺ کی خوبیوں کا کھلے دل سے بھی اعتراف کیا ہے۔

3۔ کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ:

یہ کتاب پنڈت ڈاکٹر وید پرکاش کی ہے جو کہ برہمن ہندو تھے۔ الٰہ آباد یونیورسٹی سے وابستہ ہونے کے ساتھ ساتھ سنسکرت زبان کے ماہر اور معروف محقق تھے۔ یہ کتاب اردو زبان میں ہے، اس کتاب میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہندو کی مذہبی کتابوں میں جس کلکی اوتار کا تذکرہ ملتا ہے وہ آخری رسول محمد ﷺ بن عبد اللہ ہی ہیں۔ اس کتاب میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ویدوں اور اپنڈوں میں جو آپ ﷺ کے بارے میں نشانیاں، علامتیں اور وضاحتیں موجود ہیں ان پر محمد ﷺ پورا اترتے ہیں، گویا اب ہمیں کسی اور اوتار کے انتظار کی ضرورت نہیں ہے۔

4۔ رسولِ عربی ﷺ:

اس کتاب کے مصنف ایک سکھ ہیں جن کا نام جی سنگھ دارا ہے۔ یہ کتاب اصلاً اردو زبان میں ہے، اس کتاب کو لکھنے کا مقصد یہ تھا کہ مصنف نے پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں من گھڑت قصے سنے اور وہ قصے ایسے تھے جو آپ ﷺ کی شان کے خلاف تھے۔ مصنف کے نزدیک وہ باتیں ایسی تھیں کہ جن سے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ اس کتاب کا دیباچہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے لکھا۔ سید صاحب کو اس کتاب میں مصنف کی بے تعصبی دیکھ کر خوشی ہوئی۔ مصنف کو بھی سید صاحب کے کتاب کا مقدمہ لکھنے پر بہت خوشی ہوئی۔ مولانا عبد الماجد دریا آبادی نے مصنف کی اس کتاب کے بارے میں یہ بات کہی ہے رسول عربی ﷺ اس مختصر و جامع رسالہ کا نام ہے جو دارا صاحب کے تخم محبت کا ثمر اولین ہے، اس میں سرور عالم ﷺ کے حالات حیات مبارکہ شروع سے آخر تک اس انداز سے جمع کر دیے گئے ہیں کہ اکثر مقامات پر ایک مسلمان کو اس خلوص نیاز پر رشک آنے لگتا ہے۔

5۔ حضرت محمد ﷺ اور اسلام:

یہ کتاب پنڈت سندر لال جی کی ہے۔ مصنف کا ارادہ تھا دنیا کے بڑے مذہب اور کلچر پر ایک بڑی کتاب لکھیں جو کہ پوری نہ ہو سکی، بعض وجوہات کی بنا پر مکمل نہ ہو سکی۔ سیرت پر لکھی گئی کتاب اسی بڑی کتاب کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ اس کتاب کو ناگری اور اردو زبان دونوں کو ملا کر لکھا گیا ہے۔ کتاب میں نبی اکرم ﷺ کی مکمل زندگی کی تاریخ کا جائزہ لیا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں مصنف نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں مؤرخین یورپ کی تعریفی آراء کا بھی ذکر کیا ہے۔ کتاب کے اندر مصنف نے انگریز مؤرخین کی کتب سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔

ہندو و سکھ مؤرخین کی کتب سیرت میں مثبت و منفی دونوں قسم کے رجحانات پائے جاتے ہیں، مغربی مؤرخین کی بنسبت ان کی کتب سیرت میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں تعریفی لٹریچر زیادہ ہے اور اعتراضات بھی کم ہیں، ان میں زیادہ تر معتدل مزاج مؤرخین ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی خوبیوں میں اخوت و مساوات، عدل و انصاف، سادگی، رحم دلی کا کثرت سے ذکر ہے۔ بعض مؤرخین نے آپ ﷺ کی خوبیوں کو اشعار کے قالب میں بھی ڈھالا ہے گویا کہ سیرت کے بارے میں مواد نثر اور اشعار دونوں صورتوں میں موجود ہے۔

خلاصہ بحث:

آغازِ اسلام سے ہی رحمت کائنات ﷺ کی مخالفت کا آغاز ہو چکا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کو کئی طرح کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ مکی دور میں آپ ﷺ کے دشمن صرف اور صرف مشرکین مکہ تھے، ہجرت کے بعد اشاعتِ اسلام کے ساتھ مخالفین اسلام و پیغمبر اسلام میں بھی اضافہ ہوا۔ یہود

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ومنافقین نے بھی اسلام اور پیغمبر اسلام کو نشانے پر رکھا اور آئے دن کوئی نہ کوئی نئی مشکل کھڑی کی جاتی، یہاں تک کہ آپ ﷺ کو جان سے مارنے کی بھی بھرپور کوشش کی گئی لیکن اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو دشمنوں کی ہر قسم کی سازش سے محفوظ رکھا۔ نبی اکرم ﷺ کے اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد مسلمانوں کی فتوحات اور دعوت اسلام کا دائرہ کار کافی حد تک وسیع ہوا، دشمنانِ اسلام کو یہ چیز گوارا نہ تھی وہ آپ ﷺ کو جسمانی تکلیف تو پہنچا نہیں سکتے تھے، البتہ زبان سے ہر طرح سے اذیت پہنچائی گئی۔ غیر مسلموں نے ابتدا میں اپنے مطالعہ سیرت میں اپنے بغض وعداوت کا بھرپور اظہار کیا اور نہایت نازیبا الفاظ استعمال کیے، محققین نے یوحنا دمشقی کو غیر مسلموں کی ابتدائی سیرت نگاری کا بانی قرار دیا ہے۔ یہاں تک کہ صلیبی جنگوں تک فرضی قصے، کہانیاں، افسانے وجذباتیت پر مبنی تھا، غیر مسلموں کا مطالعہ سیرت، افہام وتفہیم کا ذرا بھر بھی تصور نہ تھا، وہ محمد ﷺ کو اپنا اور اپنے مذہب کا دشمن سمجھتے تھے۔ الغرض صلیبی جنگوں تک غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت میں فرضی قصے، کہانیاں، مفروضات اور پیغمبر اسلام کے بارے میں انتہائی نازیبا زبان استعمال کی گئی، بغیر سوچے سمجھے اپنی طرف سے بھرپور نفرت کا اظہار کرتے تھے۔ صلیبی جنگوں کے بعد غیر مسلموں نے محسوس کیا کہ عسکری میدانوں میں ان کو کامیابی حاصل نہیں ہوئی تو اب رخ علمی وفکری میدانوں کا کیا جائے۔ اب دین اسلام کا براہِ راست مطالعہ کیا جائے اور اس کی کمزوریوں کو تلاش کیا جائے، تو آخر کار اسلامی کتب کے تراجم کیے گئے، یونیورسٹیوں میں عربی شعبے قائم کیے گئے۔ اسلامی علوم کی حفاظت وتحقیق کے نام اسلام اور پیغمبر اسلام کے بارے میں غلط فہمی پھیلانے کا منصوبہ بنایا گیا، تاہم صلیبی جنگوں کے بعد کے دور میں کتب سیرت کا براہِ راست مطالعہ کیا گیا، ماضی کی بنسبت غیر مسلموں نے اپنی تحریروں میں کچھ نرمی پیدا کی، لیکن تعصب وتنقید پھر بھی موجود تھی۔ الغرض سترہویں، اٹھارہویں، انیسویں اور بیسویں صدی میں تحقیق کی راہیں مزید کھلیں۔ ان ادوار میں جن لوگوں نے مطالعہ سیرت کا بغیر کسی جانبداری کے مطالعہ کیا ان کو جو بات حق سمجھ آئی اس کو دوٹوک بیان کیا، سیرت کے بارے میں ماضی کے من گھڑت منفی واقعات کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی، بلکہ اس عمل کو اپنے بڑوں کی غلطی بھی تسلیم کیا جانے لگا۔ ان ادوار میں بے شمار غیر مسلموں نے نبی اکرم ﷺ کی سیرت پر کتب تحریر کیں، سیرت کے بارے میں اچھی باتوں کو تسلیم کیا جانے لگا، الغرض پھر بھی غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت میں مثبت ومنفی دونوں قسم کے رجحانات پائے گئے۔ بعض سیرت نگاروں نے آپ ﷺ کے خصائص وفضائل اور انقلابی دعوت کو کھلے دل سے تسلیم کیا اور بعض غیر مسلم سیرت نگاروں میں نسلی ودینی تعصب کو محسوس کیا گیا اور انہوں نے اپنے مطالعہ سیرت میں سیرت کے بارے میں واضح حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا، مذکورہ بحث میں ان ادوار میں جو غیر مسلم سیرت نگاروں کی طرف سے کتب لکھی گئیں ان کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

مصادر ومراجع

1. منصور پوری، قاضی محمد سلیمان سلمان، رحمۃ للعالمین، دار الاشاعت اردو بازار کراچی-پاکستان، طبعہ اول، ذوالحجہ 1411ھ، ج1، ص62، 61
2. البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذ اخلیلا، طوق النجاۃ، بیروت لبنان، الطبعۃ الاولی، 1422ھ، ح3678، ج5، ص10
3. صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب اذا القی علی ظھر المصلی قذر أوجیفۃ لم تفسد علیہ صلاتہ، ح240، ج1، ص57
4. النساء، 46:4
5. یوسف، صلاح الدین، تفسیر احسن البیان، شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس، مدینہ منورہ، سعودیہ عرب، ص43
6. صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب الرفق فی الأمر کلہ، ح6024، ج8، ص12
7. ابن ہشام، ابو محمد جمال الدین عبد الملک الحمیری المعافری، السیرۃ النبویۃ، شرکۃ مکتبۃ ومطبعہ مصطفی البابی الحلبی واولادہ بمصر، القاہرۃ، الطبعۃ الثانیۃ، 1375ھ-1955م، ج2، ص130
8. صحیح البخاری، کتاب الجزیۃ والموادعۃ، باب اذ غدر المشرکون بالمسلمین ھل عفی عنھم؟، ح3169، ج4، ص99
9. الازہری، پیر محمد کرم شاہ، ضیاء النبی ﷺ، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور، پاکستان، طبع اول ذیقعدہ 1418ھ، ج6، ص126
10. اصلاحی، عبد الرحمٰن پرواز، اسلام اور مستشرقین، شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ، یوپی، ہند، 2021ء، ج3، ص28، 29
11. اسلام اور مستشرقین، ج3، ص30

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

12. عبدالغفار، حافظ، سیرت النبی ﷺ اور مستشرقین، معارف اعظم گڑھ 2014ء-1916ء کے منتخب مضامین، دار النوادر الحمد مارکیٹ اردو بازار، لاہور، پاکستان، 1440ھ/2019ء، ص472

13. Watt, William Montagomery, Muhammad Prophet and Statesman, Oxford University Press, London, 1961, p 231

14. ضیاء النبی ﷺ، ج6، ص:144، 145

15. جائسی، ڈاکٹر سید علیم اشرف، تفہیم استشراق، ورلڈ ویو پبلشرز، اردو بازار لاہور، پاکستان، 2019ء، ص115

16. جیلانی، ڈاکٹر عبدالقادر، اسلام، پیغمبرِ اسلام ﷺ اور مستشرقینِ مغرب کا اندازِ فکر، مرتب آصف اکبر، کتاب سرائے بیت الحکمت لاہور، پاکستان، 1441ھ، 2021ء، ص21، 20

17. اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، دائرہ معارفِ اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، 1973ء، ج12، ص219

18. Carlyle, Thomas, Heroes, Hero-Worship & The Heroic In History, Wiley & Halsted, New York, 1859, pg 64

19. نعمانی، شبلی، ندوی، سیرۃ النبی ﷺ، مکتبہ اسلامیہ لاہور، پاکستان، اکتوبر 2012ء، ج1، ص86، 87

20. اسلام، پیغمبرِ اسلام ﷺ اور مستشرقینِ مغرب کا اندازِ فکر، ص152

21. Dermengham, Emile, The Life of Mahomet, George Routledge & Sons, Ltd, London, 1930. Preface: ix

22. ضیاء النبی ﷺ، ج6، ص165

23. زبیر، ڈاکٹر حافظ محمد، اسلام اور مستشرقین، کتاب سرائے بیت الحکمت، لاہور، پاکستان، 1441ھ-2020ء، ص145

REFERENCES:

1. *Mansoor Puri, Qazi Muhammad Sulaiman Salman, Rahmtun lill Alameen, Dar Al-Ashaat Urdu Bazaar Karachi-Pakistan, first edition, Dhul-Hijjah 1411 AH, vol. 1, pp. 61,62*

2. Al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Al-Bukhari, Kitab Fadhail Ashab Al-Nabi (peace be upon him), Chapter on the saying of the Prophet (peace be upon him), If you had taken him as a friend, Tawq Al-Najjah, Beirut Lebanon, first edition, 1422 AH, H. 3678, vol. 5, p. 10

3. Al-Bukhari, Kitab Al-Wudu, Chapter on If a person throws dirt or dead body on the back of the prayer, it will not spoil his prayer, H. 240, vol. 1, p. 57

4. Al-Nisa, 46:4

5. Yusuf, Salahuddin, Tafsir Ahsan Al-Bayan, Shah Fahd Quran Printing Complex, Medina, Saudi Arabia, p. 43

6. Al-Bukhari, Kitab Al-Adab, Chapter on Kindness in All Matters, H. 6024, vol. 8, p. 12

7. Ibn Hisham, Abu Muhammad Jamal al-Din Abdul Malik al-Humairi al-Ma'afiri, Al-Sirat al-Nabawiyyah, Shirkat Maktaba wa Matba Mustafa al-Babi al-Halabi wa al-Ouladah in Egypt, Cairo, second edition, 1375 AH-1955 AD, vol. 2, p. 130

8. Sahih al-Bukhari, Kitab al-Jizyyah wa al-Wa'bi'ah, Bab adh-Ghadr al-Mushrikoon bil-Muslimeen hal 'Afi'i 'A'nhum?, H. 3169, vol. 4, p. 99

9. Al-Azhari, Pir Muhammad Karam Shah, Zia al-Nabi (peace be upon him), Zia al-Quran Publications, Ganj Bakhsh Road, Lahore, Pakistan, first edition Dhu'l-Qa'dah 1418 AH, vol. 6, p. 126

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

10. Islahi, Abdul Rahman Parwaz, Islam and Orientalists, Shibli Academy, Azamgarh, UP, India, 2021, vol. 3, p. 28, 29
11. Islam and Orientalists, Vol. 3, p. 30
12. Abdul Ghaffar, Hafiz, Seerat-un-Nabi (peace be upon him) and Orientalists, Selected Articles from Maarif Azamgarh 2014-1916, Dar-ul-Nawadir Al-Hamd Market Urdu Bazaar, Lahore, Pakistan, 1440 AH/2019, p. 472
13. Watt, William Montagomery, Muhammad Prophet and Statesman, Oxford University Press, London, 1961, p. 231
14. Zia-un-Nabi (peace be upon him), Vol. 6, p. 144, 145
15. Jayasi, Dr. Syed Aleem Ashraf, Tafheem-e-Isthiraq, World View Publishers, Urdu Bazaar Lahore, Pakistan, 2019, p. 115
16. Jilani, Dr. Abdul Qadir, Islam, the Prophet of Islam (peace be upon him) and the Orientalists of the West, Compiled by Asif Akbar, Kitab Sarai Baitul Hikmat Lahore, Pakistan, 1441 AH, 2021, pp. 20,21
17. Urdu Daar Maarif-e-Islamia, Daar Maarif-e-Islamia, Punjab University, Lahore, 1973, vol. 12, p. 219
18. Carlyle, Thomas, Heroes, Hero-Worship & The Heroic In History, Wiley & Halsted, New York, 1859, pg 64
19. Nomani, Shibli, Nadvi, Seerat-un-Nabi ﷺ, Maktaba Islamia Lahore, Pakistan, October 2012, vol. 1, pp. 86, 87
20. Islam, the Prophet of Islam ﷺ and the Way of Thought of the Orientalists of the West, p. 152
21. Dermengham, Emile, The Life of Mahomet, George Routledge & Sons, Ltd, London, 1930. Preface: ix
22. Zia-un-Nabi ﷺ, vol. 6, p. 165
23. Zubair, Dr. Hafiz Muhammad, Islam and Orientalists, Kitab Sarai Baitul Hikmat, Lahore, Pakistan, 1441 AH-2020, p. 145